REGD. No. L. 5234

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۲ تبلیغ ۱۳۳۷ہش | ۲۲ فروری ۱۹۵۸ء | نمبر ۴۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۱ فروری۔ کراچی سے مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں۔ کہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت سفر کی کوفت کی وجہ سے کچھ ناساز ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؀

اسلام و احمدیت کے حق میں مصلح موعود کا وجود ایک مجسم برہان کی حیثیت رکھتا ہے

دنیا کے کناروں تک دینِ اسلام کے شرف اور کلام اللہ کے مرتبہ کا نہایت شاندار ظہور

"یوم مصلح موعود" کے موقعہ پر ربوہ میں عظیم الشان جلسہ علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ — مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۸ء کو ربوہ میں "یوم مصلح موعود" کی تقریب بڑے اہتمام سے منائی گئی۔ اس بابرکت تقریب کے موقعہ پر لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں علمائے سلسلہ نے پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت و عظمت پر اور سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجودِ باجود میں اس کے پورا ہونے اور اس کے نتیجہ میں دنیا کے کناروں تک رونما ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس طرح ثابت کیا۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا وجود اسلام و احمدیت کی صداقت کے حق میں ایک مجسم برہان کی حیثیت رکھتا ہے۔ چنانچہ خدائی وعدوں کے عین مطابق آپ کی موعودہ اولوالعزمی کے طفیل آج دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا علم پھر بلند ہو چکا ہے۔ اور زمین کے کناروں تک دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ اس شان سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ ایک دنیا اسلام کی طرف کھنچی چلی آ رہی ہے۔ اور گواہی دے رہی ہے۔ کہ روئے زمین پر صرف اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ جس کا خدا ایک زندہ خدا ہے اور اس کا رسولؐ ایک زندہ رسولؐ ہے ؀

وابستگان مصلح موعود کا فرض

علمائے سلسلہ نے اپنی تقریروں میں سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی موعودہ اولوالعزمی اور اس کے طفیل رونما ہونے والے عظیم الشان کارناموں پر روشنی ڈالنے کے ساتھ ساتھ اس امر کو بھی بڑی خوبی سے واضح فرمایا کہ ہم جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے اس موعودہ دور میں مصلح موعود کے دامن کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس وابستگی کے نتیجہ میں ہم پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں انہوں نے بڑی خوبی سے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ ہمارا اولین فرض یہ ہے کہ ہم کامل محبت اور کامل اطاعت کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھائیں اور عشق کے رنگ میں رنگین ہو کر اس حد تک اکتساب فیض کریں۔ کہ ہمارے اپنے وجود خدا نما وجود بن جائیں۔ اور ہم اپنے آپ کو اس مقدس وجود کے اعضاء بنالیں کہ جس کے ساتھ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مسیح پاک علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کو وابستہ فرمایا ہے۔ ہم خود ان علوم ظاہری و باطنی اور ان کے نتیجہ میں ملنے والے روحانی انوار و برکات کو اپنے اندر اس قدر جذب کریں۔ کہ مصلح موعود کے طفیل ہمارے اپنے وجود مسیحا نفس بن جائیں تا ہم مشرق و مغرب میں بسنے والی دنیا کو روحانی زندگی سے ہمکنار کر سکیں۔ یہ بات کامل اطاعت کی راہ پر گامزن ہوتے ہوئے قربانیاں پیش کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی ہمیں چاہیئے کہ دنیا میں غلبہ اسلام کی خاطر قربانیوں کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔ کہ آسمان کے فرشتے بھی عش عش کر اٹھیں۔ اور بالآخر ساری دنیا میں آسمانی بادشاہت کا قیام قریب سے قریب تر آ جائے۔

اس عظیم الشان جلسہ کا آغاز محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیر صدارت صبح ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوا تھا۔ تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو انڈونیشیا کے منصور احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب نے مکرم عبد المنان صاحب ناہید کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ جو انہوں نے خاص اس جلسہ کے لئے کیمبل پور سے ارسال فرمائی تھی۔

تلاوت و نظم کے بعد سب سے پہلے مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان کرنے کے علاوہ اسکے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مغربی افریقہ جانے والے مبلغین اسلام کے اعزاز میں الوداعی تقاریب

ربوہ ۲۰ فروری۔ اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلہ میں مغربی افریقہ جانے والے مبلغین اسلام مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب مکرم بشیر احمد صاحب شاد اور مکرم سید احمد شاہ صاحب کے اعزاز میں آج متعدد الوداعی تقاریب کا اہتمام کیا گیا۔ چنانچہ مجلس علمی جامعہ احمدیہ نے ان کے اعزاز میں ایک عصرانہ اور لوکل انجمن اور مجلس تجارت نے ملکر ایک عشائیہ ترتیب دیا۔ اول الذکر تقریب میں محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے اور مؤخر الذکر تقریب میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مبلغین اسلام کو بعض بیش قیمت نصائح فرمائیں ؀

ہر دو تقاریب سلسلہ احمدیہ کی ترقی اور مبلغین اسلام کی کامیابی کے لئے اجتماعی دعاؤں پر اختتام پذیر ہوئیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خیریت کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

خطبہ جمعہ

ہماری جماعت کے ہر فرد کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ اس نے بہرحال سچ بولنا ہے

اس دنیا میں توحید کے بعد سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ سچ کو اختیار کیا جائے

جو لوگ سچ کو اختیار نہیں کرتے وہ عملاً یہ کہتے ہیں کہ ہماری نگاہ میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی کوئی قدر اور وقعت نہیں ہے

قوم کی عزت وقار اور کامیابی کیلئے سچائی کی روح کو پیدا کرنا نہایت ضروری ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ جولائی ۱۹۵۲ء

بمقام ناصر آباد سندھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چونکہ ۱۴ فروری کو ناسازیٔ طبع کے باعث خطبہ جمعہ کے لئے تشریف نہیں لاسکے۔ اس لئے اس ہفتہ بھی حضور کا ایک غیر مطبوعہ خطبہ احباب کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ خطبہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳۰ جولائی ۱۹۵۲ء کو ناصر آباد (سندھ) میں پڑھا تھا۔ یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہوں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبہ زود نویسی)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو ایک نصیحت فرماتا ہے کہ

كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

تم راستبازوں کی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ قرآن کریم میں مع کا لفظ "سے" اور "میں" کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ توفنا مع الابرار یعنی اے خدا ہمیں ابرار میں شامل کر کے وفات دیجیو۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ابرار مریں تو ہم بھی مر جائیں۔ اسی طرح کونوا مع الصادقین کے یہ معنے نہیں کہ خود تو سچ نہ بولو لیکن سچوں کے ساتھ بیٹھا کرو۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ سچوں کی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ حقیقت میں توحید کے بعد

سب سے بڑی نیکی

اور سب سے بڑا مشکل کام جو انسان دنیا میں انسان کے سامنے پیش آتا ہے۔ وہ سچائی ہی ہے۔ ہزاروں انسان ایسے دیکھے جاتے ہیں جو رحم کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ انصاف کرنے والے بھی ملتے ہیں۔ لیکن جب انہیں گواہی دینی پڑے اور وہ یہ سمجھیں۔ کہ اس کے نتیجہ میں ان کی اپنی ذات کو یا ان کے کسی رشتہ دار یا دوست کو نقصان پہنچے گا۔ تو وہ اس میں کچھ نہ کچھ تبدیلی کر دیں گے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس کا کچھ نہ کچھ باعث

آج کل کی اخلاقی حالت

بھی ہے۔ جن لوگوں کے سامنے واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔ وہ سچ کی قیمت کو نہیں سمجھتے۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ اس نے جتنا سچ بولا ہے مجبوراً بولا ہے۔ ورنہ اور سچ بھی اس کے پیچھے ہے۔ مثلاً ایک شخص نے دوسرے کو تھپڑ مار دیا۔ وہ کہتا ہے میں نے تھپڑ اس لئے مارا ہے۔ کہ مجھے اشتعال آ گیا تھا۔ لیکن اب بجائے اس کے کہ جج اس کی قدر کرے۔ اور کہے کہ اس نے سچ بولا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اس نے ضرور پانچ تھپڑ مارے ہوں گے صرف ایک تھپڑ کا اس نے اقرار کیا ہے۔ غرض جھوٹ دنیا میں اتنا سرایت کر گیا ہے کہ کیا جج اور کیا وکیل اور کیا دوسرے لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ کوئی شخص سو فیصدی بھی سچ بول سکتا ہے۔ چونکہ ان کا اپنا ماحول ایسا ہوتا ہے۔ کہ ان کے دوست اور رشتہ دار جھوٹ بولتے ہیں۔ اس لئے اگر ان کے سامنے کوئی سچ بولے تو اس کی قدر نہیں کی جاتی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جھوٹے لوگ ضرور بولتے ہیں۔ اس لئے اس نے بھی کچھ نہ کچھ جھوٹ ضرور بولا ہوگا۔

نتیجہ یہ ہوتا ہے

کہ سچ بولنے والا گھبرا جاتا ہے۔ اور گھبرا کر خود بھی جھوٹ بولنے لگ جاتا ہے۔ لیکن مومن کو یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ اس کے گرد و پیش کے لوگ کیا کہتے ہیں۔ بلکہ اسے یہ دیکھنا چاہئے کہ خدا کیا کہتا ہے۔ آخر ایمان کے کچھ نہ کچھ معنے تو ہونے چاہئیں۔ جب ایک شخص ایمان کی وجہ سے ساری دنیا سے لڑائی جھگڑا کرتا ہے۔ فساد مول لیتا ہے تو اس کے کچھ معنے تو ہونے چاہئیں۔ اور

ایمان کے کم سے کم معنے

یہ ہیں کہ ایک انسان یہ فیصلہ کرتا ہے کہ اسے خدا دوسری تمام چیزوں سے مقدم ہے۔ اب جن چیزوں کو وہ مؤخر قرار دیتا ہے۔ اگر ان کو مقدم کرنے لگ جائے۔ تو اس کا ایمان کہاں باقی رہتا ہے۔ ایک طرف خدا کہتا ہے کہ سچ بولو۔ اور دوسری طرف اس کے ساتھی کہتے ہیں کہ جھوٹ بولو۔ چاہے منہ سے کہیں اور چاہے عمل سے کہیں دونوں طریق ہوتے ہیں۔ کبھی انسان دوسرے کو کہتا ہے کہ جھوٹ بولو۔ اور کبھی دوسرا جھوٹ بولتا ہے تو اسے منع نہیں کرتا اور اس طرح جھوٹ کی تائید کرنے والا بن جاتا ہے۔ بہرحال

خدا کا منشا یہ ہے

کہ ہم سچ بولیں۔ اگر ہم جھوٹ بولیں۔ اور سچائی کو چھپائیں۔ تو ہماری نگاہ میں خدا کی کوئی قدر نہ رہی۔ یا یوں کہو۔ کہ ہم خدا کی بادشاہت کو قائم کرنے کی بجائے شیطان کی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنے والے بن جائیں گے آخر

خدا کی بادشاہت

اس طرح تو قائم نہیں ہوگی۔ کہ لنڈن یا پیرس یا واشنگٹن یا نیویارک جیسا مقام آباد کیا جائے گا۔ ایک بہت بڑا تخت بچھایا جائے گا۔

اور پھر ایک بڑا تاج تیار کیا جائے گا جو جواہرات اور ہیروں سے مرصع ہوگا۔ اور پھر ایک دن مقرر کیا جائے گا جس میں اللہ تعالیٰ آسمان سے اُترے گا۔ اُسے خلعت پہنایا جائیگا۔ اس کے سر پر تاج رکھا جائے گا اور اعلان کیا جائے گا کہ آج خدا کی حکومت دنیا میں قائم ہوگئی ہے۔ ہر عقلمند انسان سمجھ سکتا ہے کہ یہ خدا سے تمسخر ہے۔ اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ اس طرح

خدا کی بادشاہت

قائم ہوگی تو وہ دین کو کھیل بناتا اور ایک بہت بڑی معصیت کا ارتکاب کرتا ہے۔ ہم جو کہتے ہیں کہ دنیا میں خدا کی بادشاہت قائم ہو تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ لوگ اس کی باتیں ماننے لگ جائیں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ فلاں کی حکومت قائم ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ لوگوں پر اس کے احکام کی اطاعت فرض ہے۔ اگر لوگ اس کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو حکومت کے افسر اور ذمہ دار کارکن اور جج سب اس کے مخالف ہو جاتے ہیں اور اُسے سزا دیتے ہیں۔ جب یہی بات خدا تعالیٰ کے متعلق ہو جائے اس کے معنے یہ ہوں گے کہ دنیا میں خدا تعالےٰ کی بادشاہت قائم ہو گئی ہے۔ جس طرح حکومت کہتی ہے کہ ٹیکس دو۔ اور لوگ ٹیکس دیتے ہیں۔ اور جو لوگ ٹیکس نہیں دیتے وہ پکڑے جاتے ہیں۔ افسرانِ بالا تک رپورٹ کی جاتی ہے کہ فلاں نے ٹیکس نہیں دیا۔ پھر تحصیلدار آتا ہے اور اس پر ٹھپہ لگ جاتا ہے۔ ٹھپہ لگنے کے بعد وہ مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوتا ہے۔ اور وہ اُسے جرمانہ یا قید کی سزا دیتا ہے اس طرح خدا تعالیٰ کی بادشاہت بھی اسی صورت میں قائم ہو سکتی ہے جب

اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت

کی جائے اور جو لوگ اُن احکام کی خلاف ورزی کریں ان کے ہم مخالف ہو جائیں۔ خدا نے کہا ہے کہ سچ بولو۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم سچ بولیں۔ اور جو شخص نہیں بولتا اسکے مخالف ہو جائیں اور اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیں۔ جب باپ کو سرکاری ہتھکڑی لگ جاتی ہے تو کیا اس کے بیٹے کو کبھی جرأت ہوتی ہے کہ وہ اس ہتھکڑی کو اتار دے۔ یہ جرأت کیوں نہیں ہوتی۔ اسلئے کہ دنیا میں حکومت قائم ہوتی ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں نے اس کے

احکام میں مداخلت

کی تو مجھے سزا دی جائے گی۔ لیکن خدا کے معاملہ میں لوگ بڑے اطمینان سے دوسرے کی تائید کرنے لگ جائیں گے۔ ایک جھوٹ بولے گا تو دوسرا اس کی تائید کرے گا۔ یا قاضی کے سامنے معاملہ جائے گا۔ تو بیٹا کہے گا کہ میرا باپ تو وہاں تھا ہی نہیں۔ وہ تو فلاں جگہ تھا۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہوتا ہے۔ یہ جھوٹ کی تائید اسلئے کی جاتی ہے کہ خدائی ہتھکڑی کا خوف نہیں ہوتا۔ اگر خوف ہوتا تو اس کے احکام کی کیوں اطاعت نہ کی جاتی۔

غرض اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں نصیحت فرماتا ہے کہ کُونُوا مَعَ الصَّادِقِین تم اپنے آپ کو صادقوں اور راستبازوں میں شامل کرو۔ اور

ہمیشہ سچ بولو

جب یہ روح کسی جماعت میں پیدا ہو جائے اور اس روح کا پیدا کرنا انسانوں کے اپنے اختیار میں ہے۔ فرشتوں نے یہ چیز پیدا نہیں کرنی تو پھر اس جماعت کا مقابلہ کرنا آسان نہیں ہوتا۔ اور یہ رُوح اسی صورت میں پیدا ہو سکتی ہے جب سچی گواہی دیتے وقت انسان نہ اپنے باپ سے ڈرے نہ اپنے بیٹے سے ڈرے۔ نہ ماں سے ڈرے نہ بہن سے ڈرے۔ نہ بھائی سے ڈرے۔ نہ دوست سے ڈرے اور نہ کسی اور رشتہ دار سے ڈرے۔ ایک باپ اگر

جھُوٹ کی جرأت

کرتا ہے تو اسی لئے کہ وہ سمجھتا ہے میرا بیٹا میری تائید کرے گا۔ یا میری بیوی میری تائید کرے گی۔ لیکن اگر عدالت میں معاملہ پیش ہو اور بیٹا کہے کہ یہ ہیں تو میرے باپ لیکن انہوں نے یہ بات کی ہے۔ بیوی کہے کہ یہ ہیں تو میرے خاوند لیکن انہوں نے یہ بات کی ہے تو دوسرے ہی دن وہ جھوٹ چھوڑ دیگا۔ وہ اگر جھوٹ بولتا ہے تو اسلئے کہ اس کے افعال پر پردہ پڑا رہے۔ بھائی اسلئے جھُوٹ بولتا ہے کہ دوسرا بھائی اس کی ہاں میں ہاں ملا دیگا۔ بیٹا اسلئے جھوٹ بولتا ہے۔ کہ وہ سمجھتا ہے کہ میرا باپ میری تائید کرے گا۔ خاوند اسلئے جھوٹ بولتا ہے کہ سمجھتا ہے میری بیوی میرے عیب کو چھپائے گی اور میری تصدیق کرے گی۔ بیوی اگر جھوٹ بولتی ہے تو اسلئے کہ وہ سمجھتی ہے میرا خاوند میرا ساتھ دے گا۔ لیکن اگر وہ

سچے مسلمان ہوں

اور کُونُوا مَعَ الصَّادِقِین کے حکم پر چلنے والے ہوں تو باپ کے خلاف بیٹا گواہی دینے کے لئے کھڑا ہو جائیگا۔ اور خاوند کے خلاف بیوی گواہی دینے کے لئے کھڑی ہو جائے گی۔ اور وہ بالکل گھبرا جائے گا۔ اور کہیگا کہ ایسی حالت میں میرا جھوٹ بولنا بے فائدہ ہے اور اس روح کا اپنے اندر قائم کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ جب انسان ارادہ کرلے تو پھر وہ بڑے سے بڑا کام بھی کر سکتا ہے۔ بلکہ عورتیں بھی اگر جرأت سے کام لیں تو وہ ایمان کا حیرت انگیز مظاہرہ کرتی ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

ایک دفعہ ایک نوجوان رشتہ کرنے کا خواہشمند تھا۔ اُسے ایک لڑکی اپنے رشتہ کے لئے پسند آئی۔ اس نے لڑکی کے باپ سے جا کر کہا۔ کہ مجھے اور تو سب باتیں پسند ہیں۔ لڑکی میں تعلیم بھی ہے۔ اخلاق بھی ہیں۔ خاندانی وجاہت بھی ہے۔ میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ ایک دفعہ لڑکی کو دیکھ لوں کیونکہ میں نے ساری عمر اس کے ساتھ نباہ کرنا ہے۔ یہ بات سُن کر لڑکی کا باپ خفا ہوگیا اور اس نے کہا نکل جاؤ میرے گھر سے (پردہ کا حکم اس وقت نازل ہو چکا تھا) وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس نے یہ

تمام واقعہ بیان کیا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پردہ کا حکم غیر عورتوں کے لئے ہے۔ شادی کے لئے اگر انسان کسی لڑکی کو دیکھنا چاہے تو دیکھ سکتا ہے۔ کیونکہ اس نے ساری عمر اس کے ساتھ رہنا ہوتا ہے۔ اُس نے لڑکی کے باپ کو جا کر کہہ دیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تھی۔ آپ نے فرمایا ہے کہ لڑکی دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ اب چونکہ مسلمانوں میں پردہ کا رواج ہو چکا تھا۔ اسلئے انہیں یہ عجیب بات نظر آتی تھی۔ ورنہ پہلے تو عورتوں کا ناچنا اور گانا بھی اُنہیں بُرا نہیں لگتا تھا۔ بہرحال جب اس نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکی کو دیکھنے کی اجازت دی ہے۔ تو اس نے کہا۔ کہ میں ایسا بے غیرت نہیں ہوں کہ اپنی لڑکی تجھے دکھا دوں۔ اندر اس کی بیٹی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے جب یہ سُنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لڑکی کو دیکھ لینا جائز ہے۔ اور اس کا باپ کہتا ہے کہ میں بے غیرت نہیں۔ تو چونکہ

اسکے اندر ایمان تھا

اُسے غصہ آیا اور وہ اپنا نقاب اُتار کر ننگے مونہہ اس کے سامنے آگئی اور کہنے لگی۔ میرے باپ کا کیا اختیار ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دیکھنا جائز ہے تو یہ کون ہے روکنے والا۔ اس کی اس نیکی کا اُس لڑکے پر اتنا اثر ہوا کہ اس نے اپنا مُونہہ پھیر لیا۔ اور وہ کہنے لگا۔ خدا کی قسم میں تیرے ساتھ بغیر دیکھے ہی شادی کروں گا۔ جس عورت نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا اتنا احترام کیا ہے کہ اپنے باپ کو اس نے ٹھکرا دیا ہے میں گناہ سمجھتا ہوں کہ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھوں۔ تو عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں۔ صرف

ارادہ ہونا چاہیئے

اگر تم ارادہ کرلو تو تمہارے چھوٹے سے چھوٹے ارادہ سے ہی قوم کی حالت بدل سکتی ہے۔ اگر ہر بچہ۔ ہر بوڑھا۔ ہر جوان۔ ہر مرد اور ہر عورت یہ عہد کرلے کہ میں نے سچ بولنا ہے چاہے اس کے نتیجہ میں میں کسی مقدمہ میں پھنس جاؤں یا پھانسی پر چڑھ جاؤں۔ تو تھوڑے دنوں میں ہی تم اپنے اندر ایک عظیم الشان تغیر محسوس کرنے لگو گے۔ یہ مت خیال کرو کہ سچ بولنے پر پھانسی ملتی ہے۔ جو شخص سچ بولنے والا ہو وہ ایسے کام ہی نہیں کرتا جن کے نتیجہ میں اُسے پھانسی ملے۔ لیکن جھوٹ بولنے والا سمجھتا ہے کہ اگر میں نے جھوٹ بولا تو شاید بچ جاؤں۔ اسلئے وہ دلیری سے ایسے افعال میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جن کا نتیجہ بعض دفعہ نہایت خطرناک ہوتا ہے اور یا پھر سچ بولنے والا اُس وقت پھانسی چڑھتا ہے جب وہ سمجھتا ہے کہ اب

میرا مذہبی فرض

ہے کہ میں اپنی جان پیش کر دوں۔ پھر وہ دلیری کے ساتھ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے بے شک پھانسی دیدو۔ یاد رکھو قوم کی عزت کو اونچا کرنا افراد کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اور سچ ایسی چیز ہے جس سے قوم کی عزت اور اس کا وقار قائم ہوتا ہے۔ اس میں نہ روپے کا سوال ہوتا ہے‘ نہ علم کا سوال ہوتا ہے‘ نہ طاقت کا سوال ہوتا ہے‘ نہ کسی فن کے جاننے کا سوال

ہوتا ہے۔ چندے کا سوال آئے تو غریب کہہ سکتے ہیں کہ ہم کہاں سے دیں۔ جہاد کا سوال آئے تو ناواقف لوگ کہہ سکتے ہیں کہ ہم لڑنا نہیں جانتے۔ علم کا سوال آئے تو بے علم لوگ کہہ سکتے ہیں کہ ہم کیا خدمت کرسکتے ہیں۔ لیکن یہ

ایسا کام ہے

جس میں غریب اور امیر اور چھوٹے اور بڑے کا کوئی امتیاز نہیں۔ دنیا میں کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے سچ بولنا آتا نہیں۔ کیونکہ سچ بولنا سکھایا نہیں جاتا بلکہ جھوٹ بولنا سکھایا جاتا ہے۔ اسوقت تم مسجد میں بیٹھے ہو۔ اگر تم سے کوئی پوچھے کہ تم فلاں وقت کہاں تھے تو تم فوراً کہہ دو گے کہ ہم مسجد میں بیٹھے تھے۔ لیکن اگر تم جھوٹ بولنا چاہو تو تم سوچو گے کہ میں کس کا نام لوں اور کہوں کہ میں اس کے پاس بیٹھا تھا۔ پہلے ایک نام تمہارے ذہن میں آئے گا۔ پھر تم کہو گے کہ ممکن ہے وہ انکار کر دے۔ اسلئے کسی ایسے دوست کا نام لینا چاہیئے۔ جو میری تائید کرے۔ لیکن سچ کے لئے تمہیں کسی غور کی ضرورت نہیں ہوگی۔ پس

سچ ایسی چیز ہے

جو کسی کو سکھایا نہیں جاتا۔ اور قوم کا ہر فرد اس نیکی کو بڑی آسانی کے ساتھ اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے۔ خواہ کوئی کتنا غریب ہو، جاہل ہو، علوم و فنون سے ناواقف ہو وہ سچ بول سکتا ہے۔ اگر کہا جائے کہ نمازیں پڑھو تو بعض لوگ کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں نماز نہیں آتی ہمیں نماز سکھائی جائے۔ اگر کہا جائے کہ زکوٰۃ دو تو بعض لوگ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمارے پاس مال نہیں۔ اگر کہا جائے کہ دوسروں کو علم پڑھاؤ تو بعض لوگ کہہ سکتے ہیں کہ ہم خود جاہل ہیں ہم کسی کو کیا پڑھائیں۔ اگر کہا جائے کہ لڑائی کیلئے چلو تو بعض لوگ کہہ سکتے ہیں کہ ہم لڑنا نہیں جانتے۔ لیکن اگر یہ کہا جائے کہ سچ بولو تو کوئی مرد اور کوئی عورت۔ کوئی بچہ اور کوئی بوڑھا۔ کوئی جوان اور کوئی ادھیڑ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے سچ بولنا نہیں آتا۔ غرض یہ ایک ایسی چیز ہے کہ اس سے زیادہ آسان اور کوئی چیز نہیں۔ مگر قومیں اس کے لئے تیار نہیں ہوتیں۔

عجیب بات یہ ہے

کہ یورپ اور امریکہ کی قومیں دنیا کی دوسری

ترقی اقوام سے اس بارہ میں بہت آگے ہیں ان میں سے اکثر لوگ ذاتی معاملات میں سچ بولتے ہیں۔ گو قومی معاملات میں وہ بھی جھوٹ بول لیتے ہیں اور کوئی کوئی مجرم ذاتی معاملہ میں بھی جھوٹ بول لیتا ہے۔ لیکن اکثریت سچ پر قائم رہتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں ان کا رعب بھی قائم ہے اور اثر بھی ہے۔ لیکن ہمارا رعب اور اثر نہیں۔ مگر کم سے کم ہماری جماعت کو تو یہ مقام حاصل کرنا چاہیئے اور سچ بولنے اور سچ کو قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

خلفاءِ راشدین کے بارے میں اسلامی تعلیمات

اُن کے عزل کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا

(از مکرم مولٰنا ابو العطاء صاحب فاضل)

اطالوی مستشرقہ پروفیسر ڈاکٹر ڈاگلیری صاحبہ کی قیمتی کتاب "An interpretation of Islam" کا اردو زبان میں نہایت عمدہ ترجمہ جناب شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائل پور نے فرمایا ہے جسے مکتبہ الفرقان نے "اسلام پر ایک نظر" کے عنوان سے رسالہ میں شائع کیا ہے[ﷺ]۔ مستشرقہ موصوفہ سے مسئلہ خلافت اور خلیفہ کے عزل کے بارے میں جو فروگذاشت ہوگئی تھی اس کے بارے میں اردو کتاب میں فاضل مترجم کے ایماء سے خاکسار نے حسب ذیل نوٹ شامل کر دیا ہے جسے الگ بھی شائع کیا جاتا ہے۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

اسلامی تعلیم کے مطابق نبی کی وفات کے بعد جس شخص کو خلافت کے مقام پر کھڑا کیا جاتا ہے وہ "خلیفۂ راشد" کہلاتا ہے۔ خلافت راشدہ نبوت کا تتمہ اور اس کا روحانی ثمرہ ہوتی ہے۔ اسی لئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ۔

(الجامع الصغیر للسیوطی)

کہ ہر نبوت کے ساتھ خلافت حقہ کا دور لازمی طور پر ہوتا ہے۔

قرآن مجید نے سورۂ نور میں فرمایا ہے:۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمانداروں اور اعمال صالحہ بجالانے والوں سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ انہیں زمین پر اپنے خلیفے بنائے گا۔ جیسا اس نے پہلے لوگوں میں خلیفے بنائے تھے اور ان کے اس دین کو پختگی بخشے گا جو اس نے ان کیلئے منتخب فرمایا ہے۔ نیز ان کے خوف کو بدل کر انہیں امن عطا فرمائیگا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ ہاں جو لوگ اس انعام کے باوجود انکار کریں گے تو وہ فاسق ٹھہریں گے"۔

اس آیت سے جسے آیتِ استخلاف بھی کہتے ہیں صاف ظاہر ہے کہ انبیاء کے بعد جماعتِ مؤمنین کے لئے خلیفہ کا تقرر الٰہی وعدہ اور ربانی منشاء سے ہوتا ہے اس کا انتخاب اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر کا اظہار ہوتا ہے۔ اور اسے خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے۔ وہ خدا کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کا حامی و ناصر ہوتا ہے۔ اس کا قیام دین کی تمکنت کا موجب ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ سے جماعتِ مسلمہ کا خوف امن سے تبدیل کیا جاتا ہے۔ خلیفہ اپنے وقت میں توحید الٰہی کا سب سے بڑا علمبردار ہوتا ہے اسی لئے اس سے برسرِ پیکار افراد خدا کے نافرمان قرار پاتے ہیں۔

آیت سے واضح ہے کہ یہ اسلامی اور قرآنی خلفاء راشدین مسلمانوں کے مذہبی امام ہیں اور ان کی اقتداء و پیروی مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ۔

(جامع الترمذی۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۳۰)

کہ اے مسلمانو! تم میری سنت اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کی پیروی کرو"۔

پس اسلام میں خلیفۂ راشد مذہبی امام ہے۔ اسے جماعت کی دینی و دنیوی صیانت اور حفاظت کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ اسلئے اسے ایسی غلطیوں سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ جو جماعت کو تباہی کے گڑھے میں گرادیں۔ اللہ تعالیٰ خلفاء راشدین کی خود راہنمائی کرتا ہے اور جلی یا خفی الہام سے ان پر بسا اوقات اپنی مرضی کا اظہار فرماتا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں اس کی واقعاتی مثالیں موجود ہیں۔ یہ بالکل درست ہے کہ خلفاء راشدین شارع نہیں ہوتے۔ وہ نیا قانون نہیں بنا سکتے۔ مگر اپنے اپنے وقت میں قرآن و سنت نبوی کے بہترین شارح اور آخری مرجع ہوتے ہیں۔ فہم قرآن کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں مگر آیت قرآنی لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (سورۃ الواقعہ) کے مطابق خلفاء راشدین اس نعمت سے زیادہ بہرہ ور ہوتے ہیں۔

اسلام میں خلفاء راشدین کی اطاعت لازمی ہے۔ ان کا مقابلہ یا عدم اطاعت فسق قرار دیا جاتا ہے۔ انکا

[ﷺ] یہ رسالہ ۱۲ ر کے ٹکٹ بھجوانے پر مکتبۃ الفرقان ربوہ سے مل سکتا ہے۔

روحانی مقام کی وجہ سے ان کے لئے حدود الٰہیہ سے نکل جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور انہیں ہٹا کر نئے خلیفہ کو چننے کے لئے اسلامی تعلیم میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اسلام کے دور اول میں ہونے والے تیسرے خلیفہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

”ان اللہ یقمصک قمیصاً فان ارادک المنافقون علی خلعہ فلا تخلعہ“
(مستدرک حاکم)

کہ اللہ تعالےٰ آپ کو ایک کرتہ پہنائیگا اگر منافق اسے اتروانا چاہیں تو مت اتارئیے۔

چنانچہ جب کچھ لوگوں نے حضرت عثمانؓ سے معزول ہونے کا مطالبہ کیا تو آپ نے جواب دیا کہ

”ماکنت لاخلع سربالا سربلنیہ اللہ فتکون سنۃ من بعدی کلما کرہ القوم امامھم خلعوہ“

کہ جو کرتہ خدا نے مجھے پہنایا ہے میں اسے اتارنے کے لئے تیار نہیں ہوں ورنہ تو بعد ازاں یہ طریق بن جائے گا کہ جب لوگ اپنے امام سے ناراض ہو گئے اسے معزول کر دیا۔“
(العقد الفرید جلد ۳ صـ۲۳)

اس حدیث نبویؐ اور حضرت عثمانؓ کے جواب سے عیاں ہے کہ خلفاء راشدین میں سے کسی کے عزل کا سوال اٹھانا اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ حضرت عثمانؓ نے اپنی شہادت سے اس عقیدہ پر مہر کر دی ہے کہ خلیفہ برحق شہید ہو سکتا ہے مگر اسے خلافت سے معزول نہیں کیا جا سکتا

اسلام کی اس واضح تعلیم اور دور خلافت راشدہ کی اس واضح تاریخی شہادت کے باوجود فاضل مصنف پروفیسر وگلیری کا عزل خلیفہ کے خیال کو اسلامی نظریہ لکھنا بہت بڑی فروگذاشت ہے۔ ہمارے نزدیک اس فروگذاشت کی وجہ یہ ہے کہ لفظ خلیفہ کا اطلاق وسعت پذیر ہو گیا ہے۔ عام بادشاہوں پر بھی اس کا اطلاق ہونے لگ گیا ہے۔ کیونکہ لغت کی رو سے یہ گنجائش موجود ہے۔ لغت کی عام کتابوں میں لکھا ہے۔
(۱) الخلیفۃ:۔ السلطان الاعظم
(القاموس المحیط)
(۲) الخلافۃ:۔ الامارۃ (المنجد)

کہ خلیفہ بادشاہ کو کہتے ہیں اور خلافت بمعنی بادشاہت و حکومت مستعمل ہے۔

اسی استعمال کے لحاظ سے خلافت راشدہ کے دور کے بعد کے عام ملوک و سلاطین بھی ”خلیفہ“ اور ”امیر المومنین“ کے لقب سے ملقب ہوتے رہے ہیں اگرچہ انہیں خلفاء راشدین قرار نہیں دیا گیا۔ مگر لفظ خلیفہ بوجہ بادشاہت کے ان پر بولا جاتا رہا۔ علامہ فرید وجدی لکھتے ہیں کہ:۔

”وقد ضن بھذا الوصف علی غیرھم من الخلفاء لان ابھۃ الملک کانت قد تمکنتھم“
(دائرۃ المعارف جلد ۳ صـ۶۹۲)

کہ چار خلفاء کے بعد آنے والے خلفاء (ملوک و امراء) کو خلفاء راشدین کے لقب سے یاد نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ شاہانہ طرز ان پر غالب آگئی تھی۔

اور چونکہ ایک عام بادشاہ کے لئے اسلام میں وہی مقام ہے جو پروفیسر وگلیری نے ذکر فرمایا ہے وہ مذہبی امام نہیں ہوتا اسے فہم قرآن کے لحاظ سے کوئی خاص امتیاز حاصل نہیں ہوتا۔ وہ اگر حدود شرعیہ سے نکل جائے تو ایک خاص مرحلہ پر پہنچ کر اس کی جگہ دوسرا شخص چن لینے کی اسلام میں اجازت ہے۔ اس لئے ان حالات میں پروفیسر وگلیری کے بیان کے بارے میں مندرجہ بالا تشریح کافی ہے یعنی ان کا یہ بیان عام بادشاہوں اور حکام کے متعلق ہے جنہیں عرف عام میں لوگ خلفاء بھی کہتے رہے ہیں۔ پروفیسر وگلیری کی عبارت کا سیاق و سباق بھی اس تشریح اور تخصیص کا پورا پورا مؤید ہے۔ رہے خلفاء راشدین قرآن و حدیث کی رو سے عزل سے مستثنیٰ ہیں۔ ان کے بارے میں اسلامی نظریہ وہی ہے جو آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں ہم اس مضمون کی سطور بالا میں درج کر چکے ہیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

کماس ضلع لاہور

جماعت احمدیہ کماس ضلع لاہور نے یوم تحریک وقف جدید منایا۔ تمام افراد جماعت کی طرف سے وعدہ جات اور سالم وصولی کر کے مرکز میں بھجوائی جا چکی ہے۔ اب کوئی فرد ایسا نہیں رہا جس نے اس تحریک میں حصہ نہ لیا ہو۔ ایک بزرگ نے اپنی دس ایکڑ اراضی وقف کر دی ہے۔

سیکرٹری جماعت احمدیہ کماس

قائدین، زعما اور مربی صاحبان مجالس اطفال کی خدمت میں

ضروری گذارش

(۱) جن مقامات پر مجالس خدام الاحمدیہ قائم ہیں۔ لیکن اطفال کی تنظیم موجود نہیں۔ وہاں کے قائدین و زعماء صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ فوراً احمدی بچوں کو مجلس اطفال کے ذریعہ منظم کریں۔ اور کسی موزوں اور مستعد کارکن کو ان کا مربی مقرر کریں۔

(۲) جن مقامات پر مجالس اطفال تو قائم ہیں۔ لیکن ان کی تنظیم کمزور ہے وہاں اسے مضبوط کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اور اس کا طریق یہ ہے کہ اطفال کے ہفتہ وار یا پندرہ روزہ اجلاس باقاعدہ منعقد کئے جائیں۔ ان اجلاسوں میں تربیتی تقریریں کرائی جائیں۔ بچوں کو اہم دینی مسائل سکھائے جائیں اور پھر ان کا امتحان لیا جائے۔ مناسب تیاری کے بعد بچوں کو بھی تقریریں کرنے اور نظمیں پڑھنے کا موقع دیا جائے۔

(۳) جملہ اطفال سے باقاعدہ ماہوار چندہ وصول کیا جائے تاکہ انہیں ابھی سے اسلام اور سلسلہ کی خاطر مالی قربانی کرنے کی عادت پڑے۔ چندہ کی شرح حسب ذیل ہے:۔ پرائمری کلاس کے طلباء کے لئے ۱ ماہانہ۔ مڈل کلاسوں کے طلباء کے لئے ۲ ماہانہ۔ ہائی کلاسوں کے طلباء کے لئے ۴ ماہانہ۔ ملازم اطفال سے ایک پائی فی روپیہ۔ غیر ملازم اور غیر طلباء اطفال کے لئے ۴ ماہوار۔

(۴) احمدی بچوں کو نماز باجماعت پڑھنے کی عادت ڈالی جائے۔ اس کے لئے نمازوں کی حاضری لینے کا اہتمام کیا جائے۔ اور بچوں کے والدین سے رابطہ قائم کیا جائے۔

(۵) رسالہ تشحیذ الاذہان اطفال الاحمدیہ کا اپنا رسالہ ہے۔ اسے چلانا اور اسے دلچسپ بنانا اطفال کا کام ہے۔ جملہ قائدین، زعما اور مربی صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچوں کو اس رسالہ کا خریدار بنانے کی کوشش فرمائیں اور انہیں اس میں مفید اور دلچسپ مضامین، کہانیاں اور نظمیں لکھنے کی تحریک کریں۔

(۶) جس جگہ بھی مجلس اطفال قائم ہے اس کی ماہانہ رپورٹ مرکز میں بھیجنی بہر حال ضروری ہے۔ جو چندہ جمع ہو اس کا ⅓ حصہ تو کل مجالس کے اخراجات کے لئے رکھا جا سکتا ہے۔ بقیہ ⅔ رقم ماہ بماہ مرکز میں بھجوانی ضروری ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

یوم وقف جدید کی تقریب پر جلسے

واہ کینٹ

جماعت احمدیہ واہ کینٹ نے یوم وقف جدید کے سلسلہ میں اجلاس منعقد کیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرمی میاں عبد الرشید صاحب نے فرمائی۔ اس کے بعد نظم مکرمی محمد شفیع صاحب سلیم پوری نے پڑھی۔ اور مکرمی محمد خالد صاحب بٹ نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا وقف جدید پر خطبہ پڑھ کر سنایا۔ دوسرا خطبہ مرزا مرزا محمد رفیق صاحب نے پڑھا۔ تیسرا خطبہ محمد شفیع صاحب نے پڑھا۔ بعدہ حافظ خدا بخش صاحب نے وقف جدید کی اہمیت کو واضح کیا۔ اس کے بعد پریذیڈنٹ صاحب نے تحریک وقف جدید کا تحریک جدید کے ساتھ موازنہ کر کے جماعت کو ذہن نشین کرا دیا کہ تحریک جدید کے شاندار نتائج آپ کے سامنے ہیں۔ اس لئے آپ کو اس تحریک میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے بعدہ چوہدری جلال الدین صاحب قمر نے وقف جدید کی اہمیت کو واضح کیا۔ اس کے بعد دعا ہوئی اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

جنرل سیکرٹری
جماعت احمدیہ واہ کینٹ

مہوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ

بعد نماز عشاء جلسہ یوم وقف جدید مسجد میں ہی زیر صدارت چوہدری دین محمد صاحب سیکرٹری مال منعقد ہوا۔ بندہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ مبشر احمد پسر چوہدری کمال دین صاحب نے نظم پڑھی۔ اور چوہدری دین محمد صاحب نے حضور کا مورخہ ۹ جولائی ۵۷ء والا خطبہ عید الاضحی پڑھ کر سنایا اور وقف جدید کی اہمیت بیان فرمائی۔ اور حاضرین جلسہ کو وقف جدید میں حصہ لینے کی تحریک کی۔ بعد میں اجتماعی دعا کی گئی کہ خدا تعالےٰ ہمیں حضور کے ارشادات میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے کی توفیق عطا کرے۔

غلام نبی ابن انجمن احمدیہ مہوڑو

فضل عمر ہسپتال ربوہ کیلئے عطیہ دینے والے احباب

(از مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

برادران! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اس سے قبل خاکسار کی طرف سے تعمیر ہسپتال کے معطی حضرات کی فہرست وقتاً فوقتاً اخبار الفضل میں شائع ہوتی رہی ہے اب مزید فہرست شائع کی جا رہی ہے تا دوست ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دین و دنیا میں بے حد برکات کا اضافہ فرمائے آمین۔ اس کے ساتھ ہی خاکسار پھر ایسے دوستوں کی خدمت میں ہسپتال کی عمارت کے لئے عطایا کی تحریک کرتا ہے جنہوں نے ابھی تک اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا۔ جیسا کہ میں اپنے پہلے اعلانات میں عرض کر چکا ہوں ہسپتال کے لئے عطیہ دینا صدقہ جاریہ ہے اور جو دوست اس میں حصہ لیں گے مریضوں کی دعائیں ہمیشہ ان کے شامل حال رہیں گی۔ ہسپتال کی مکمل عمارت کی تعمیر کے لئے ابھی پونے تین لاکھ روپے کی ضرورت ہے۔ اور یہ ضرورت تبھی پوری ہو سکتی ہے جبکہ جماعت کے ذی ثروت دوست اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں مزید یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ جو حصہ آجکل زیر تعمیر ہے۔ اس کے لئے فوری طور پر رقم کی ضرورت ہے۔ ورنہ تعمیر کے رک جانے کا ڈر ہے۔ لہٰذا احباب اس کار ثواب کی طرف فوری توجہ فرمائیں اور اپنے عطایا جلد از جلد ہسپتال کی امانت "ہاسپٹل فنڈ" صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرمائیں جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیرا۔

نام معطی	رقم
عبدالعزیز سیکرٹری مال باغبانپورہ لاہور	۵/-
چوہدری عنایت الرحمن صاحب ٹنڈو الہ یار	۹/-
شیخ صالح محمد صاحب واقف زندگی۔ افریقہ	۵۰/-
قاضی شریف الدین صاحب سیکرٹری مال جماعت کوئٹہ	۲۰/-
ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی	۵۰/-
ڈاکٹر غلام احمد صاحب دارالفضل ڈسپنسری بھیرپور	۵/-
صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔اے کماسی افریقہ	۵۰/-
ڈاکٹر مسز محمودہ نذیر احمد صاحب ایم بی بی ایس کراچی	۲۰۰/-
شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی	۱۰۰۰/-
نور احمد خانصاحب سیکرٹری مال حلقہ سول لائن کراچی	۷/-
ڈاکٹر عبدالستار صاحب دارالرحمت غربی۔ ربوہ	۵۰/-
بشیر احمد صاحب چغتائی سیکرٹری مال واہ کینٹ	۵/-
ساجدہ شاہدہ صاحبہ نارووال سیالکوٹ	۵/-
چوہدری اللہ دتا صاحب سیکرٹری مال سیالکوٹ	۵۱/-
بیگم صاحبہ ایس۔ایم حسن صاحب ڈھاکہ	۲۰/-
مرزا محمد احسن بیگ صاحب چنڈکی ضلع لاہور	۵/-
محترمہ بدر بیگم صاحبہ لاہور	۲۰۰۰/-
نذیر احمد صاحب سونگی کویت	۵۰/-
حکیم برکت اللہ صاحب چک ۱۸۴ جڑانوالہ	۸/-

نام معطی	رقم
روشن الدین صاحب ربوہ بذریعہ ٹھیکیدار اللہ بخش صاحب	۶/-
والدہ حبیب اللہ و حبیب اللہ صاحب	۹/-
زبیدہ بیگم صاحبہ والدہ منیر احمد صاحب۔ کلکتہ	۲۰۰۰/-
حکیم محمد افضل صاحب اوچ شریف	۵۰/-
ستار علی صاحب چک ۱۹۰ ر ب لائلپور	۱۰/-
ڈاکٹر محمد جی صاحب ۵-۲ ٹی راولپنڈی	۱۰۱/-
شیخ اعجاز احمد صاحب سیکرٹری ۔۔۔ کراچی	۱۰۰/-
سیال شریف احمد صاحب سرگودھا بذریعہ عنایت اللہ صاحب انسپکٹر	۶/-
خدام الاحمدیہ مرکزیہ	۱۰/-
عبدالسلام صاحب و عبدالماجد صاحب جھنگ	۱۵/-
چوہدری عبدالسمیع صاحب ایس ڈی او ڈاہرانوالہ	۱۰/-
اعجاز مبارک صاحب و معین الرشید صاحب	۱۰/-
مرزا عبدالوحید صاحب	۵/-
محمود احمد صاحب	۵/-
مقبول احمد صاحب و محمود احمد صاحب	۱۰/-
مرتضیٰ احسین صاحب	۵/-
محمود احمد صاحب	۵/-
قریشی طفیل احمد صاحب و مبارک احمد صاحب	۱۰/-
پیر بخش صاحب باندھی ضلع نواب شاہ	۵/-
محمد قاسم صاحب " "	۵/-
فقیر محمد صاحب " "	۵/-
سید اکبر علی شاہ صاحب " "	۵/-

نام معطی	رقم
اہلیہ صاحبہ حاجی عبدالرحمن صاحب باندھی ضلع نواب شاہ	۵/-
زینب بنت " "	۵/-
آسیہ بنت " "	۵/-
نبی بخش صاحب "	۵/-
ڈاکٹر محمد شفیع صاحب نثار طالب آباد	۵/-
سیٹھ محمد حسن صاحب بورو سنڈو	۵/-
نجم الدین صاحب چانڈیا گوٹھ قمر الدین سندھ	۵/-
ڈاکٹر فقیر محمد صاحب " "	۵/-
چوہدری تاج دل محمد صاحب طالب آباد	۵/-
سیٹھ محمد الدین صاحب نواب شاہ	۱۰/-
علی نواز خانصاحب انور آباد سندھ	۵/-
مولوی محمد انور صاحب انور آباد سندھ	۵/-
غلام حیدر خانصاحب " "	۵/-
عبدالکریم صاحب وانور حسین صاحب "	۵/-
حاجی عبدالرحمن صاحب زمیندار باندھی گوٹھ حاجی عبدالرحمن	۱۰/-
رئیس عبدالستار صاحب زمیندار باندھی	۱۰/-
ناصر احمد صاحب	۱۰/-
چوہدری محمد الدین صاحب	۵/-
مولوی عبدالرحمن صاحب بشر ڈیرہ غازیخاں	۵/-
سید سعید احمد صاحب افریقہ	۵/-
سیٹھی داؤد احمد صاحب جہلم	۵/-
چوہدری نعمت اللہ صاحب	۵/-
اقبال احمد صاحب کراچی	۱۰/-
مسعود احمد صاحب قریشی کراچی	۵/-
عبدالحمید خانصاحب	۵/-
شیخ عبدالاحد صاحب کوئٹہ	۵/-
ظفر الدین احمد صاحب شیخوپورہ	۵/-
شیخ کریم بخش اینڈ سنز کوئٹہ	۱۰/-
محمد ابراہیم صاحب چک ۵ شیخوپورہ	۵/-
عمر حیات صاحب	۵/-
غلام رسول صاحب منڈی ماموں کانجن	۵/-
حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا	۵/-
محمد لطیف صاحب کانپوری	۵/-
ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب۔ لاہور	۲۰/-
چوہدری محمد حسین صاحب چک ۹۲ سرگودھا	۵/-
نذیر احمد خانصاحب گوجرانوالہ کالج از والد صاحب خود	۵۲/-
چوہدری نصیر احمد صاحب کراچی بذریعہ چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب	۲۵۰/-
اہلیہ صاحبہ " " " "	۲۵۰/-
حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری۔ ربوہ	۲۵/-
صوبیدار ملک حبیب احمد صاحب منجانب جمعدار ملک محمد خانصاحب مرحوم دوالمیال۔ جہلم	۱۰/-
عطایا بذریعہ مبارک احمد صاحب ارشاد راولپنڈی	۷۰/-

نام معطی	رقم
فضل کریم صاحب کڑیانوالہ	۵/-
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب گلگت	۶/-
شیخ فضل الرحمن صاحب پراچہ سرگودھا	۱۵/-
محمد سلیم صاحب ناصر ہانگ کانگ بذریعہ چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ	۵۰/-
حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحب ربوہ	۲۵/-
ملک محمد اقبال صاحب سٹیشن ماسٹر بھریا روڈ	۱۰/-
بذریعہ عطاء اللہ صاحب بسرا جماعت تلونڈی جھنڈاراں	۲۰/-
ڈاکٹر عبدالقیوم صاحب نوشہرہ	۱۰/-
مرزا سلطان بیگ صاحب ٹانگا افریقہ بذریعہ مرزا عبدالمجید صاحب ربوہ	۱۰۰/-
چوہدری نواب الدین صاحب چک ۶ جنوبی	۵/-
چوہدری غلام احمد صاحب	۱۰/-
چوہدری فضل احمد صاحب	۱۳/۱۵
بیگم صاحبہ چوہدری شاہنواز صاحب	۱۰۰/-
شیخ فضل الرحمن صاحب پراچہ سرگودھا منجانب عبدالرحیم صاحب مرحوم	۱۳/-
ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب منٹگمری	۱۵۰/-
جماعت احمدیہ نیروبی بذریعہ وکالت مال۔ ربوہ	۲۰۳/۱۵
محترمہ ام الفضل صاحبہ ربوہ	۵۰/-

ولادت

مورخہ ۲۹/۱/۵۸ کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام نعیم احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ نومولود کے نیک اور باعمر ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(حفیظ احمد تحصیل روڈ جہلم)

غیر مسلموں کو تبلیغ

اگر آپ کے زیر تبلیغ غیر مسلم دوست بھی ہیں تو ان کے مکمل پتے ہمیں بھجوا دیں اور ان کے رجحان کے متعلق بھی ہمیں آگاہ فرمائیں۔ ہم انشاء اللہ انہیں مناسب حال لٹریچر بھجوا دیں گے۔

مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

دعائے نعم البدل

مورخہ ۱۷/۲/۵۸ کو بروز جمعۃ المبارک خلیل احمد صاحب ناصر قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوکھووال چک نمبر ۱۲۱ ضلع لائلپور کا لڑکا بعمر دس ماہ فوت ہو گیا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نعم البدل عطا فرما دے۔ (نور احمد ہیڈ کلرک بیت المال)

خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا سب کچھ قربان کر دو

فرمایا:-

"یاد رکھو! یہ تحریک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا۔ اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی۔ ان کو بھی دور کر دے گا اور اگر زمین سے اس کے سامان نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔

قضاء آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ان کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا"!

"اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کی کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا"!

"اگر تم نے دیانت داری سے احمدیت کو قبول کیا ہے تو اے مردو! اور عورتو!! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا جانتا ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن۔ اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کر دو"

اے راہ خدا میں تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والو!!! اپنا وعدہ فروری یا مارچ کا مہینہ ختم ہونے سے پہلے ادا کر دو۔ تا آپ لوگ سابقون الاولون کی فہرست اوّل میں آجائیں۔

سیکرٹریان مال کی توجہ کے لئے!

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن یعنی مورخہ ۲۷/۱۲/۵۷ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر سے قبل اور حضور کی اجازت سے جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے مقامی تعلیم و اصلاح کیلئے چندہ کی تحریک فرمائی تھی کہ جماعت کے صاحب استطاعت احباب تین سال تک ۲۵/- روپے ماہوار یعنی ۳۰۰/- روپے سالانہ ادا کریں۔

مکرم چوہدری صاحب کی اس تحریک پر جن احباب نے لبیک کہی ہے۔ ان کے نام اخبار الفضل مورخہ ۲۱/۱/۵۸ میں شائع ہو چکے ہیں۔ جملہ سیکرٹریان مال سے التماس ہے کہ وہ ان احباب سے بھی دوسرے احباب سے بھی جو اس تحریک میں شامل ہونا پسند کریں وصولی کا انتظام کریں اور وصول شدہ رقم دیگر دوسرے چندوں کے ہمراہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرادیا کریں۔

ناظر بیت المال۔ ربوہ

بجٹ انصار اللہ کے متعلق زعماء انصار اللہ سے التماس

جملہ مجالس انصار اللہ کو عرصہ ایک ماہ سے بجٹ فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ مگر ابھی تک کئی مجالس کی طرف سے فارم پر ہو کر دفتر ہذا میں نہیں پہنچے۔ مالی سال رواں کا ڈیڑھ ماہ گذر چکا ہے۔ تمام زعماء صاحبان انصار اللہ سے گذارش ہے کہ بجٹ فارم جلد از جلد مکمل کر کے دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ تا ان کا بجٹ تشخیص کیا جا سکے۔ امید ہے کہ زعماء صاحبان مجالس اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے۔

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

حضور ایدہ اللہ کی صحت کیلئے دعا اور صدقہ

بروز جمعرات مورخہ ۱۳/۱/۵۸ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی گئی اور روزہ بھی رکھا گیا۔ شام کے قریب مجلس تجار کی طرف سے ایک چھترا گول بازار میں صدقہ کر کے غرباء میں گوشت تقسیم کیا گیا اور کچھ نقدی بھی غرباء میں تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضور کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رہے۔ آمین

ملک سعادت احمد سیکرٹری مجلس تجار۔ ربوہ

الوداعی تقریب

مورخہ ۱۴/۲/۵۸ بروز جمعۃ المبارک مجلس خدام الاحمدیہ دار الصدر غربی الف نے اپنے زعیم مکرم چوہدری رشید الدین صاحب کو (جو عنقریب بطور مربی ربوہ سے باہر تشریف لے جا رہے ہیں) الوداعی پارٹی دی۔ جس میں اراکین مجلس و احباب محلہ کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے بھی شرکت فرمائی۔ اراکین مجلس کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس میں ان کی بطور زعیم حسن کارکردگی کا ذکر کیا گیا تھا۔

بعدہٗ چوہدری صاحب نے ایڈریس کا جواب دیا۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اپنی مختصر سی تقریر میں دعا کی اہمیت پر زور دیا اور آپ نے فرمایا کہ مبلغ کی کامیابی کے لئے دعا ایک بنیادی چیز ہے۔

دعا کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی۔

عبد الرزاق نائب زعیم

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا جلسہ تقسیم انعامات

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا جلسہ تقسیم انعامات ۲۴ فروری بروز سوموار پونے دو بجے دوپہر منعقد ہو رہا ہے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب انعامات تقسیم فرمائیں گے۔ انشاء اللہ جن طلباء نے گذشتہ سال میٹرک کا امتحان دیا تھا اور دینیات کے امتحان میں کامیاب ہو گئے تھے انہیں اسی موقع پر نظارت تعلیم کی طرف سے اسناد بھی دی جائیں گی۔ جو طلباء ربوہ میں موجود ہوں۔ یا اس تقریب میں بر وقت پہنچ کر شریک ہو سکیں۔ وہ اپنے اپنے نام خواجہ منظور احمد صاحب سٹاف سیکرٹری کو درج کرا دیں تا انہیں تقسیم انعامات کے موقع پر ان کی سند دی جائے۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم عبد الرشید صاحب بھٹی لائلپور پر ایک مقدمہ ہے۔ جس کی وجہ سے انہیں پریشانی لاحق ہے۔ مقدمہ میں کامیابی کے لئے دوستوں سے درخواست دعا ہے۔

(۲) میاں بشیر احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ حال کلکتہ بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

محمد جلال الدین شمس

یوم مصلح موعود کے موقع پر ربوہ میں عظیم الشان جلسہ

(بقیہ صفحہ اول)

آپ کے بعد مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی روشنی میں مصلح موعود کے مقام پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد مکرم محمود احمد صاحب مختار نے پیشگوئی کے اس حصہ پر کہ "ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا" تقریر کی۔ دوران تقریر میں آپ نے سلسلہ وار سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے الہامات بیان کئے اور پھر واقعات کی روشنی میں ان کا پورا ہونا واضح کیا۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ فلسطین نے تفصیلی طور پر بتایا کہ پیشگوئی کے عین مطابق حضور ایدہ اللہ کے ذریعہ قرآن مجید کی شان کا کیسے معجزانہ رنگ اور وسیع پیمانے پر اظہار ہوا ہے۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کارناموں پر ایک مبسوط تقریر کی اور بچپن سے لے کر ۱۹۳۴ء تک کی زندگی کو مختلف ادوار میں تقسیم کر کے ان عظیم الشان دینی، جماعتی، قومی اور ملی کارناموں پر روشنی ڈالی جو اس دور میں حضور نے انجام دے کر برصغیر کے مسلمانوں اور عالم اسلام کی راہنمائی فرمائی۔ قلت وقت کے باعث آپ ان بیش بہا خدمات کا تفصیلی طور پر ذکر نہیں کر سکے جو ۱۹۳۴ء کے بعد اور اب موجودہ زمانے میں حضور سر انجام دے رہے ہیں۔ آپ نے ان عظیم الشان کارناموں کے اجمالی ذکر پر ہی اکتفاء کیا۔ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے پیشگوئی کے اس حصہ پر کہ "قومیں اس سے برکت پائیں گی" ایک اچھوتے انداز میں روشنی ڈالی۔ آپ نے دوران تقریر میں قرآن مجید کی آیت کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ سے یہ ثابت کرنے کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو بھی برکت قرار دیا ہے۔ بتایا کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کے ذریعہ دنیا کے کناروں تک پھیلی ہوئی اقوام تک آج قرآن مجید اس کا پیغام اور اس کے معارف پہنچ رہے ہیں۔ اور اس طرح قومیں حضور سے برکت حاصل کر رہی ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم، انکی وسیع پیمانے پر اشاعت اور ان کی مقبولیت پر روشنی ڈالی اور مغربی ممالک کے بعض سربرآوردہ اہل علم حضرات کے اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں انہوں نے قرآن مجید کے ان تراجم اور تفاسیر پر نہایت شاندار الفاظ میں ریویو کیا ہے۔ آپ کے بعد مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ایک نہایت برجستہ پُرجوش تقریر میں بڑی خوبی سے اس امر کو واضح فرمایا کہ اُن خوش قسمت افراد پر جو مصلح موعود کے دامن کے ساتھ وابستہ ہیں کیا فرائض عائد ہوتے ہیں۔ آخر میں صدر جلسہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ اور سبز اشتہار کی عبارتوں سے منکرین خلافت کے اس خیال کی تردید فرمائی کہ مصلح موعود تین سو سال کے بعد ظاہر ہوگا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاف اور واضح الفاظ پیش کر کے بتایا کہ مصلح موعود کا آپ کے صلبی فرزندوں میں سے ہونا ضروری تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ آخر میں آپ نے حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کیلئے دعا کی تحریک فرمائی۔

دوران جلسہ میں بہت سے احباب نے "یوم مصلح موعود" کی مناسبت سے بعض رُوح پرور دینی

(۳) نظمیں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں چنانچہ چوہدری شبیر احمد صاحب نے مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی ایک تازہ نظم سنائی جو مکرم قاضی صاحب نے ضعیفی اور بیماری کے باوجود خاص اس جلسہ کے لئے لکھی تھی۔ اسی طرح عبدالسلام صاحب اختر ایم اے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں ایک نظم پیش کی۔ اور محمد افضل اکبر صاحب نے ایک نظم سنائی۔ حفیظ الرحمٰن صاحب نے مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کی جو دعائیہ نظم جلسہ کے آغاز میں سنائی تھی وہ جلسہ کے آخر میں سامعین کی خواہش پر دوبارہ سنائی۔ جب وہ یہ نظم پڑھ رہے تھے تو ہر ہر شعر پر مسجد کی فضا آمین اللّٰھم آمین کی دھیمی آوازوں سے گونج اٹھتی تھی۔

صاحب صدر کی تقریر کے بعد ایک پرسوز اجتماعی دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

درخواست دعا

میرا بچہ عزیز محمد حمید سلمہ اللہ تعالیٰ بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ملک بشیر علی احمدی
تنجاہ۔ ضلع گجرات